رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل

لاہور، پاکستان

یوم شنبہ

شرح چندہ

سالانہ — ۲۱ روپے
ششماہی — ۱۱ روپے
سہ ماہی — ۶ روپے
ماہوار — ۲ روپے
قیمت فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۲ | ۲۰ امان ۱۳۲۷ ہش | ۸ جمادی الاول ۱۳۶۷ ھ | ۲۰ مارچ ۱۹۴۸ء | نمبر ۶۱

کشمیر کا مسئلہ اگر صحیح طریق پر حل نہ کیا گیا تو بین الاقوامی امن خطرہ میں پڑ جائیگا

چوہدری غلام عباس

ریاست خیرپور کیطرف سے مزید ایک ہزار ٹن گندم کی پیشکش

کراچی ۱۹ مارچ ۔ مسٹر عبدالستار پیرزادہ کی ریاست خیرپور میں آمد کے نتیجہ میں امیر غلام حسین پریذیڈنٹ سٹیٹ کونسل و میر بہاءالدین ممبر خوراک زراعت و صنعت نے پاکستان کو ایک ہزار ٹن گندم دینے کا وعدہ کیا ہے۔ یاد رہے کہ اس وقت تک ریاست خیرپور ۲۲۵۰ ٹن گندم دے چکی ہے۔ ریاست خیرپور کی آبادی صرف چار لاکھ نفوس پر مشتمل ہے اور رقبہ چھ ہزار مربع میل ہے۔ اس رقبہ کا صرف ایک چوتھائی زیر کاشت ہے۔ (ا ۔ پ)

آزاد فوج نے آج پھر ایک طیارہ مار گرایا!

تراڑکھل ۱۹ مارچ ۔ حکومتِ آزاد کشمیر کے محکمۂ دفاع کا اعلان مظہر ہے ۔ کہ آزاد فوجوں نے دشمن کا ایک اور جہاز مار گرایا ہے۔ غالباً اس کا کوئی سوار بھی نہیں بچ سکا۔ اِس علاقے میں کہیں کہیں لڑائی بدستور جاری ہے مصلحتاً فوجوں کو پہلے سے تیار شدہ اڈوں میں پیچھے ہٹا لیا گیا ہے۔ ایک جگہ شدید مقابلہ ہوا جس میں دشمن کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔

پونچھ کے علاقے میں آزاد فوج کے مضبوط دستے نے پیش قدمی کر کے دشمن کی بیرونی دفاعی چوکیوں پر شدید حملہ کیا اور دشمن کے ۵۹ آدمی مار ڈالے ۔ ہمارے چار آدمی ہلاک اور بارہ زخمی ہوئے (ا ۔ پ)

یکم اپریل سے مغربی پنجاب میں شراب کی فروخت ممنوع قرار دیدی جائیگی

لاہور ۱۹ مارچ ۔ آج مغربی پنجاب کی اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے سردار شوکت حیات خان وزیر مالیات نے بتایا کہ مغربی پنجاب میں یکم اپریل سے پبلک مقامات پر شراب کی فروخت قانوناً بند کر دی جائیگی (ا ۔ پ)

قضیۂ کشمیر تیسری عالمگیر جنگ کا پیش خیمہ ثابت ہوگا؟

کراچی ۱۹ مارچ ۔ چوہدری غلام عباس صدر کشمیر مسلم کانفرنس نے آج ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ ۱۵ اگست ۴۷ء سے پہلے عام خیال یہی تھا کہ پاکستان ہندو اور کشمیر یوں کا مفاد اسی میں ہے کہ مہاراجہ اپنی خود مختاری اور آزادی کا اعلان کرے چنانچہ مسلم کانفرنس کی طرف سے انہوں نے خود مہاراجہ کو متعدد بار یہی مشورہ دیا لیکن اب کشمیر میں ہندوستانی راج کے تلخ تجربہ کے بعد سب پر یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی ہے کہ کشمیر کا پاکستان کے ساتھ الحاق نہایت ضروری ہے آپ نے سکھ اور ڈوگرہ سپاہیوں کے متعدد مظالم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا مسلم کانفرنس تہیہ کر چکی ہے کہ کشمیر کو پاکستان میں شامل کر کے دم لیگی ۔ آپ نے فرمایا اگر برطانوی حکومت نے اس برعظیم پر اپنا اثر قائم رکھنے کیلئے جمعیۃ الاقوام تک تفرقہ کی کوشش کی تو تیسری

مشترکہ ڈیفنس کونسل کا آخری اجلاس

نئی دہلی ۱۹ مارچ ۔ آج صبح مشترکہ ڈیفنس کونسل کے اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ یکم اپریل ۱۹۴۸ء سے کونسل کو توڑ دیا جائے۔ اسلئے کہ جن امور کی انجام دہی کیلئے اسکا قیام عمل میں لایا گیا تھا وہ انجام دیدیئے گئے ہیں مشترکہ ڈیفنس کونسل کی ایگزیکٹو کمیٹی کچھ عرصہ کیلئے انڈر ڈومینین ڈیفنس سیکرٹری کمیٹی کے نام بدستور جاری رہیگی اور باقیماندہ امور کو انجام دیگی۔ یہ بھی قرار پایا کہ ہندوستان و پاکستان کے وزراء اعظم مشورہ کیلئے باہم ملتے رہیں۔ (ا ۔ پ)

تعلیمی نصاب میں اہم تبدیلیاں — (وزیر تعلیم کا نفرنس)

لاہور ۱۹ — (اپنے نامہ نگار سے) آج اسمبلی کے کمیٹی روم میں اخبار نویسوں کی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے پنجاب کے وزیر تعلیم آنریبل شیخ کرامت علی نے بتایا کہ حکومت تعلیمی نصاب میں اہم تبدیلیوں پر غور و خوض کر رہی ہے۔ ہر نصاب تیار کرنے والوں [illegible] ہو چکی ہیں ۔ ان کے ناموں کا اعلان بہت جلد کر دیا جائے گا۔

سمجھوتہ کی نئی تجاویز کے ماتحت کشمیر میں غیر جانبدار استصواب رائے کا قیام قطعی ناممکن ہے

لیک سکسیس ۱۹ مارچ ۔ خیال ہے سلامتی کونسل مسئلہ کشمیر پر مزید بحث کو آئندہ منگل تک ملتوی کر دیگی اور اس عرصہ میں کونسل کے صدر ڈاکٹر ٹی ۔ ایف سیانگ اپنے پیش کردہ ریزولیوشن کے متعلق ممبران کونسل اور ہندوستان و پاکستان کے نمائندوں کے ساتھ مشورہ کرتے رہیں گے ۔ آپ نے اس ریزولیوشن میں مسئلہ کشمیر کے حل کے متعلق بعض تجاویز پیش کی ہیں ۔ نیز ہندوستان اور پاکستان کے وفود سے درخواست کی ہے کہ وہ مذکورہ قرارداد میں جو ترامیم کرنا چاہتے ہیں انہیں تحریری طور پر پیش کریں ۔ ڈاکٹر سیانگ کا ریزولیوشن مندرجہ ذیل امور پر مشتمل ہے۔

اوّل ۔ پاکستان یہ ذمہ اٹھائے کہ وہ قبائلیوں کی کوئی مدد نہیں کریگا اور انہیں لڑائی بند کرنے کی ترغیب دلائے گا۔

دوم ۔ ہندوستان رفتہ رفتہ اپنی وہ زائد فوجیں ریاست سے واپس بلا لیگا جنکا دفاع اور قیام امن کیلئے ریاست میں مقیم رہنا ضروری نہیں ۔ باقی حصہ

سوشلسٹ پارٹی مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کو بسانے کیلئے تیار ہے؟

سوشلسٹ پارٹی کی پنجاب برانچ نے شیخ عبداللہ کو لکھا ہے کہ ہم مشرقی پنجاب میں کشمیری مسلمانوں کو آباد کرنے کے لئے تیار ہیں ۔ اس لئے پچاس نفوس کے پہلے وفد کو یہاں بھیجدیا جائے ۔ ان کے جان و مال کی حفاظت کے ہم ہر طرح سے ذمہ دار ہوں گے ۔ معلوم ہوا ہے کہ امرتسر برانچ نے بھی کشمیری مسلمانوں کے ۲۵ خاندانوں کو امرتسر میں بسانے اور ان کے جان و مال کی حفاظت کی ذمہ داری لینے کا شیخ عبداللہ کو یقین دلایا ہے۔ (ا ۔ پ)

ڈھاکہ میں قائد اعظم کا شاندار استقبال!

ڈھاکہ ۱۹ مارچ ۔ قائد اعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان بذریعہ ہوائی جہاز آج سہ پہر کراچی کے ڈھاکہ کے ہوائی اڈے پر پہنچے ۔ یہاں آپ کا نہایت گرمجوشی سے استقبال کیا گیا ۔ کراچی کے ڈھاکہ تک قائد اعظم نے ایک ڈکوٹا ہوائی جہاز میں سفر کیا ۔ بیشمار لوگ قائد اعظم کے استقبال کیلئے ہوائی اڈے پر موجود تھے ۔ جس وقت قائد اعظم کا ہوائی جہاز لوگوں کو نظر آیا تو "قائد اعظم زندہ باد" "پاکستان زندہ باد" کے فلک شگاف نعروں سے فضا گونج اٹھی ۔ ہوائی جہاز کے اترتے ہی گورنر مشرقی بنگال اور وزیر اعظم آگے بڑھے ۔ حکومت کے دیگر ذمہ داروں کے علاوہ ممبران اسمبلی بھی خیر مقدم کے لئے اڈے پر موجود تھے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی ۔ اے ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی ۔ اے نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ سے چھپوا کر میکلیگن روڈ سے شائع کیا

قائد اعظم کے بعد پاکستان کے تعمیر و استحکام میں جن شخصیتوں کا بڑا ہاتھ ہے اُن میں پہلے نمبر پر سر ظفر اللہ خان ہیں (دولتانہ)

یکم اپریل سے پبلک مقامات پر شراب کی فروخت ممنوع

لاہور ——— اسمبلی کی کارروائی ——— اپنے نامہ نگار سے ——— ۱۹ مارچ

آج ایوان میں تقریروں کا افتتاح مہر محمد عارف ایم ایل اے نے کیا۔ آپ نے اپنی تقریر میں بجٹ، زمینداروں پر ٹیکس کا خیر مقدم کرنے کے بعد کہا۔ مہاجرین اور ہم میں کیا فرق ہے۔ اگر وہ بھی ایک دو ایکڑ اراضی پر گذارہ کر سکتے ہیں تو مغربی پنجاب کے مسلمان کیوں نہیں کر سکتے۔ اس کے بعد آپ نے کنٹرول کی عدم ضرورت کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ جب حکومت محکمے کو اتنی مقدار میں اشیاء مہیا نہیں کر سکتی۔ کہ وہ منصفانہ طور پر تقسیم کر سکے تو محکمے کا فائدہ۔

میاں بشیر احمد

مہر صاحب کے بعد مشرقی پنجاب کے ایم۔ ایل۔ اے نے بجٹ کی تقریر کے محاسن کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا۔ گذشتہ بجٹ کے وقت ہمیں جن انقلابی تبدیلیوں کے متعلق توقعات دلائی گئی تھیں۔ ہمیں وہ تبدیلیاں اس میں نظر نہیں آتیں۔ اور مہاجرین کی خدمت کے سلسلے میں مرکز کی طرف سے پورے تعاون و امداد نہ ہونے کا جو شکوہ کیا گیا ہے۔ میں اس سے بھی اتفاق نہیں کرتا آپ نے آخر میں دفتروں کی زبان اردو کئے جانے پر بھی زور دیا۔ اور اس کے لئے محکمہ تعلیم میں ایک شعبہ اردو قائم کرنے کی تلقین کی۔

میاں بشیر احمد کے بعد عبد الحمید صاحب نے بجٹ کے حق میں تقریر کی۔ ارکان وزارت کی تقریریں شروع ہونے سے پہلے چوہدری غلام فرید نے اپنی تقریر میں محکمہ تعلیم پر کچھ نکتہ چینی کی۔ ارکان وزارت میں سب سے پہلی تقریر شیخ کرامت علی صاحب کی تھی۔

آپ نے کہا مہاجرین طلباء کی امداد۔ انہیں وظائف دینے مشرقی پنجاب کے اسکولوں کو گرانٹ دینے اور دیگر تمام امور میں میری وزارت نے کسی بخل سے کام نہیں لیا۔ اس وقت تک ۲۶ میں سے ۲۰ ادارے کھل چکے ہیں۔ اور باقی جو ۶ رہ گئے ہیں۔ وہ خود امداد کے لئے نہیں آئے۔

مفت ڈگریاں

آپ نے کہا چوہدری دلی محمد صاحب نے جو یہ فرمایا ہے کہ میں نے نوجوانوں کو مفت ڈگریاں دے کر ان کی زندگیاں تباہ کر دینے کا سوال اٹھایا ہے۔ مجھے اس سے کاملاً اتفاق ہے۔ میں ہمیشہ سے اس کے خلاف رہا ہوں۔

سردار شوکت حیات خان

فتح صاحب کے بعد مغربی پنجاب کے وزیر مال سردار شوکت حیات خان نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کل چند ارکان کا لہجہ سخت تھا لیکن دکھے ہوئے دلوں کے خیال سے ہم ان تلخیوں کو کلیتہً نظر انداز کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کل سے میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ یہ معمول ہے۔ پہلے کوئی ان پارلیمنٹری لفظ کہہ دیا جاتا ہے۔ پھر اُسے واپس لے لیا جاتا ہے۔ یہ طریق مستحسن نہیں۔ آپ نے کہا کوئی کام پلیننگ کے بغیر نہیں ہو رہا ہے۔ افسوس جو تجاویز ہم نے بنائیں ان سے عوام نے کما حقہ تعاون نہ کیا۔ غلطیاں بعض افسروں سے بے شک ہوئی ہیں مجموعی طور پر سب کی ہمدردیاں مہاجرین سے رہی ہیں۔

جاگیروں کے سلسلے میں جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا۔ مغلوں کے وقت کی چھوٹی چھوٹی جاگیروں اور دوامی معافیوں کو چھوڑ کر ہم اُن جاگیروں کو ضبط کرنے والے ہیں جو سابقہ حکومت نے محض انتخابی خدمات کے سلسلے میں دی تھیں۔ آپ نے ایوان میں اس امر کا انکشاف بھی کیا۔ کہ یکم اپریل سے پبلک مقامات پر شراب کی فروخت بند ہو جائے گی پبلسٹی کے محکمے سے متعلقہ اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے آپ نے فرمایا وہ کونسی حکومت ہے۔ جسے پبلسٹی کی ضرورت نہیں۔

آنریبل وزیر اعظم کی تقریر

مغربی پنجاب کے وزیر اعظم خان افتخار حسین خان ممدوٹ نے تقریر شروع کرتے ہوئے فرمایا۔ مہاجرین کا مسئلہ اس قدر اہم مسئلہ ہے۔ کہ اگر مغربی پنجاب تو کجا پاکستان نے اس کی طرف کامل توجہ نہ کی تو پاکستان پاکستان نہ رہ سکے گا۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ یہ مسئلہ مشرقی پنجاب یا مغربی پنجاب کا نہیں سارے پاکستان کے استحکام کا مسئلہ ہے۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ ہم سے غلطیاں ہوئی ہیں۔ ہمیں حکومت ۱۵ اگست کو ملی لیکن یہ مسئلہ ۱۰ اگست ہی سے پیش آگیا تھا۔ اس کے علاوہ کلیدی محکموں پر اس وقت غیر مسلموں کا قبضہ تھا۔

انبالہ ڈویژن کے پناہ گیر

مجھے انبالہ ڈویژن کے پناہ گیروں سے دلی ہمدردی ہے۔ اور پھر اس میں بھی اُن کا کوئی قصور نہیں کہ وہ بعد میں لائے گئے لیکن ایسا بھی تو نہیں ہو سکتا تھا کہ جو پہلے آئے۔ انہیں اس وقت تک لیا نہ جاتا اور اب جو ہم کر رہے ہیں وہ کسی ذاتی اغراض سے نہیں بلکہ محض اس لئے کہ ہر ایک مہاجر کو وقت لاتیہ کے لئے ال سکے۔ یہ وجہ تھی۔ کہ ہمیں انہیں سندھ بھیجنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اگر پیداوار میں کمی ہوئی جس میں ہم اپنے تمام بھائیوں کا تعاون چاہتے ہیں۔ تو وہ بھی انہیں کے لئے ہے۔

دونو حکومتوں کا موازنہ

بے شک ہم وہ کچھ نہیں کر سکے جیسا کہ ہمیں بتایا جا رہا ہے ہندوستان میں ہوا لیکن ان کے لامحدود ذرائع اور وہاں ۵ لاکھ پناہ گیر اور ہمارے محدود ذرائع اور ستر لاکھ سے زائد پناہ گیروں کو سامنے رکھ کر ہماری جدوجہد کا موازنہ کیجئے

وزیر خزانہ کی جوابی تقریر

ایوان میں سب سے آخری تقریر آنریبل وزیر خزانہ میاں محمد ممتاز دولتانہ کی تھی۔ آپ نے کہا۔ بجٹ پر کوئی اعتراض نہ ہونا ہی اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ وہ ایک کامیاب بجٹ تھا آپ نے فرمایا ہمارا بجٹ در اصل خسارے کا بجٹ نہیں ہے کیونکہ مہاجرین کا خرچ جو پیدا ہو رہا ہے یہ ہر سال کے لئے نہیں مرکز اور صوبائی تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا یہ دو مختلف مقام نہیں۔ بلکہ ایک جسم کے دو ٹکڑے ہیں بلکہ ایک چیز کے دو نام رہا ہیں ہے کہ رانا عبد الحمید نے مرکز کے عدم تعاون اور ڈیفنس کونسل کے فیصلوں کے متعلق اعتراض کیا تھا مرکز جس نازک دور میں سے گذر رہا ہے۔ وہ آپ سب جانتے ہیں۔ صد شکر کہ ہمارا مرکز اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل ہو گیا۔

سر ظفر اللہ کو خراج عقیدت

اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ پاکستان کے تعمیر و استحکام کے سلسلے میں حضرت قائد اعظم کے بعد میرے خیال میں جن دو بڑی شخصیتوں نے بڑا کام کیا ہے۔ ان میں پہلا نام ہمارے امور خارجہ کے وزیر سر ظفر اللہ خان کا ہے اور دوسرا وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد۔ سر ظفر اللہ خان نے ساری دنیا پر یہ آشکار کر دیا ہے کہ پاکستان ایسے بلند دماغ اور درخشندہ مفکر اور اپنی حکومت کے سچے خادم رکھتا ہے جنکے سامنے دنیا کی زبانیں گنگ ہو جاتی ہیں

امن کونسل میں سر محمد ظفر اللہ خان کی تقریر (بقیہ صفحہ ۸)

تقریر کے اختتام پر آپ نے فرمایا۔ میں کمال خلوص نیت سے کونسل کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ شیخ عبد اللہ کی حکومت کے زیر انتظام اور ہندوستانی فوجوں کی موجودگی میں استصواب رائے کا جو انتظام بھی کیا جائے گا۔ اسے کوئی ایک فرد بشر بھی غیر جانبدار قرار دینے کے لئے تیار نہ ہو گا۔

سب سے بڑھ کر یہ کہ کونسل خواہ کوئی ریزولیوشن ہی کیوں نہ پاس کرے اسے آزاد کشمیر کے لوگوں کو اس امر پر مطمئن کرنا ہوگا۔ کہ وہ لڑائی بند کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ میرے نزدیک یہ امر قطعی مشکوک ہے۔ کہ موجودہ قرارداد حکومت آزاد کشمیر کو مطمئن کر سکے گی۔ اور یہ کہ اس کے نتیجے میں وہ لڑائی بھی بند کر دیں گے۔

مسٹر آئنگر کی تقریر

مسٹر گوپال سوامی آئنگر نے بھی ریزولیوشن سے مجموعی طور پر اتفاق کا اظہار کرتے ہوئے کہا میں یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوں۔ کہ یہ مسودہ اس قابل ہے کہ اس پر نہایت سنجیدگی سے غور کیا جائے۔ بعض دفعات کا تقاضا ہے یہ دوستی ڈالنی بڑے سوا الگ بات ہے۔ لیکن میں یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ میری حکومت اس قرارداد کو قابل اعتناء سمجھتے ہوئے ضرور غور کرے گی۔ اس کی طرف سے اس میں کسی اہم تبدیلی کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔ مسٹر آئنگر نے مزید بتایا۔ کہ آخری رائے قائم کرنے کے لئے انہیں کچھ وقت ضرور درکار ہوگا۔ (رائٹر)

کثرت پیدائش کی وجہ سے پریشانی!

لندن ۱۸ مارچ۔ اطلاع مظہر ہے کہ برٹش کولمبیا کے جزیرہ وانکوور کے مذہب ربانی کے حامیوں کو پیدائش کی کثرت سے سخت دشواری پیش آ رہی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس فرقہ کے اس قانون کا نتیجہ ہے کہ عورت جتنے چاہے بچے پیدا کر سکتی ہے۔ اس فرقہ کے لیڈروں نے نئے اقدامات اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ (اسٹار)

———

۳۰ انسائیکلو پیڈیا کی تکمیل بھی انجمن کے زیر غور ہے۔ (ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان)

خان لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان برلا ہاؤس میں

نئی دہلی ۱۹ مارچ۔ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان اور وزیر مواصلات سردار عبد الرب نشتر پنڈت نہرو کی معیت میں آج برلا ہاؤس تشریف لے گئے۔ جہاں اُنہوں نے گاندھی جی کے اس کمرہ کو دیکھا جس میں وہ فوت ہوئے تھے۔ انہوں نے سردار پٹیل سے بھی ملاقات کی جو آج کل بیمار ہیں۔

آل پاکستان انجمن ترقی اردو کا پروگرام!

کراچی ۱۹ مارچ: قائد اعظم اپریل کے تیسرے ہفتہ میں شمال مغربی سرحدی صوبہ کے دورہ سے واپس آ کر آل پاکستان انجمن ترقی اردو کے افتتاح کی رسم ادا کریں گے۔

مولوی عبد الحق سیکرٹری انجمن نے بیان کیا۔ کہ پاکستان بننے کے بعد اردو ہماری صرف قومی زبان ہی نہیں۔ بلکہ بین الاقوامی زبان کی حیثیت اختیار کر گئی ہے۔ آپ نے بتایا کہ اردو کالج بالغوں کے لئے تائپ سکول اور مختلف انتخابات کا انتظام کرنا انجمن کے پروگرام میں داخل ہے۔ ہر صوبہ میں ان کی شاخیں ہونگی لائبریریاں قائم کی جائیں گی۔ دار الاشاعت کھولے جائیں گے۔ تعلیم بالغاں کا انتظام کیا جائے گا کراچی سے سائنس اور اقتصادیات کے مضامین پر مشتمل مختلف رسالے اور ماہنامے جاری کئے جائیں گے۔ کتابوں کی اشاعت غیر زبانوں کے اردو میں ترجمے وسیع پیمانے پر شائع کئے جائیں گے۔ آپ نے بتایا کہ ایک ۳۲ (باقی صفحہ ۸ کالم ۲ پر)

روزنامہ الفضل لاہور
۲۰ مارچ ۱۹۴۸ء

حقوق ہی یا فرائض بھی

مغربی پنجاب اسمبلی میں حکومت پر پناہ گیروں کے متعلق اعتراضات کی جو بوچھاڑ کی گئی ہے۔ وہ اس بات کا پتہ دیتی ہے۔ کہ مشرقی پنجاب سے آنے والے ممبروں کے سینے کس قدر شکوہ و شکایت سے بھرے پڑے ہیں۔ موجودہ حکومت پر جو الزامات لگائے گئے ہیں اگر ان سب کو سو فیصدی درست بھی مان لیا جائے۔ تو پھر بھی ان شکایات کو پیش کرنے کے لئے جو تلخ لہجہ اختیار کیا گیا ہے۔ وہ ایسا نہیں ہے۔ جس کو نظر انداز کیا جا سکے۔ ہم مانتے ہیں کہ حکومت سے کوتاہیاں ہوئی ہیں۔ اور بڑی بڑی کوتاہیاں ہوئی ہیں۔ ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ پناہ گیروں کی آبادکاری میں کسی تنظیم کو مدنظر نہیں رکھا گیا۔ اور بہت سے لوکل اور پناہ گیر بارسوخ لوگوں نے اس انتہا درجہ کی مصیبت سے ناجائز فائدے اٹھائے ہیں۔ لیکن ان تمام باتوں کے باوجود ہم یہ ضرور کہیں گے۔ کہ یہ تقریریں حد اعتدال سے بہت بڑھی ہوئی تھیں۔ اور اگر بعض باتیں نہ کہی جاتیں تو اچھا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مقررین دیر سے اپنے غصوں کو سینوں میں پال رہے تھے۔ اور پہلا موقعہ پاتے ہی سب کچھ اگل دیا گیا ہے۔

ان تقریروں سے جو کچھ اثر ہم نے لیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ مقررین کو پناہ گیروں کی اتنی فکر نہیں ہے۔ جتنا ان کو اس بات کا خیال ہے۔ کہ اس تمام معاملہ میں حکومت نے ان کو کیوں نہ پوچھا۔ پناہ گیر تو ہمارے تھے۔ یہاں کے لوگوں کو کیا حق تھا کہ ہمارے مشورہ کے بغیر آپ ہی آپ ان کا انتظام کرتے پھرتے۔ اس جوش میں جو کچھ مونہہ میں آیا کہہ دیا گیا ہے۔ یہ لہجہ نہائت ہی نامناسب ہے۔ اور اس کا فائدہ سوائے اس کے کچھ بھی نہیں ہوا۔ کہ مفت میں آپس میں رنجش اور غلط فہمی کی طرح ڈال دی گئی ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ حکومت پر تنقید نہ کی جائے۔ ہم یہ بھی نہیں کہتے کہ جو شکایات کی گئی ہیں۔ وہ نہ کی جاتیں۔ کی جاتیں اور ڈنکے کی چوٹ کی جاتیں۔ لیکن ہم یہ ضرور کہتے ہیں کہ بجائے الزام طرازی کے اگر ہمدردانہ رویہ اختیار کیا جاتا۔ اور شکایات دوستانہ طریقے سے اور اس نیت سے کی جاتیں کہ ان شکایات کو رفع کرانے کی صورتیں پیدا ہوتیں تو زیادہ اچھا ہوتا۔ پاکستان ایک نو زائیدہ ملک ہے۔ اور پناہ گیروں کا سوال اس پر ایک ایسا بوجھ آپڑا ہے۔ کہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کہتے ہیں "سر منڈاتے ہی اولے پڑنے لگے"۔ ایسی بے نظمی کی حالت میں جو کچھ مغربی پنجاب کی حکومت نے کیا۔ یقیناً اس میں بہت کچھ ایسا ہے جو قابل تعریف ہے۔ اور بہت قابل تعریف ہے۔ افسوس ہے کہ نکتہ چینیوں میں یہ حقیقت ذرا بھی ملائمت پیدا نہ کر سکی۔

یہاں ہم یہ حساب نہیں لگانا چاہتے۔ کہ مغربی پنجاب کو پناہ گیروں کے لئے کیا کچھ خرچ اٹھانا پڑا۔ ایسے حالات میں جو کچھ بھی کیا جائے کم ہے۔ جو خرچ ہوا وہ ان مصائب کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔ جو لوگوں کو اٹھانا پڑیں۔ اگر مغربی پنجاب نے اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کے لئے کروڑوں روپیہ خرچ کیا۔ تو یہ کسی پر احسان نہیں کیا۔ یہ فرض تھا جو ادا کیا گیا۔ گو پوری طرح ادا نہ کیا گیا ہو۔ لیکن جس حد تک ادا کیا گیا ہے۔ وہ اگر شکریہ کا مستحق نہیں تو جس حد تک روا نہیں کیا گیا۔ گو اس کے لئے شکایات ناجائز نہیں مگر جوش میں بالکل حد سے نکل جانا بھی درست نہیں۔ چلو ہم یہ بھی مان لیتے ہیں۔ کہ حکومت نے کچھ بھی نہیں کیا۔ تن آسانیاں، کنبہ پروریاں۔ ذاتی انتفاع سب کچھ ہوا۔ لیکن یہ تو دوسروں کے عیوب ہیں ہم نے دوسروں کی کوتاہیاں دوسروں کے عیوب کا مطالعہ تو بڑے غور سے کیا۔ اور ان کے اظہار سے بالکل نہیں جھجکے۔ مگر کیا ہم نے کبھی یہ بھی سوچا کہ ہمارے بھی کچھ فرائض تھے۔ کیا ہم نے اپنے فرائض ادا کئے۔ اور ادا کئے تو کہاں تک ادا کئے۔ ہم نے اپنے پناہ گیروں کے آرام کے لئے حکام سے لڑائیاں کیں بیان دیئے اپنی افادیت کا نقش ان کے دلوں پر بٹھایا۔ لیکن کیا کبھی ہم نے یہ بھی سوچا۔ کہ جن عیوب کا ہم دوسروں پر الزام لگاتے ہیں۔ وہ ہم میں بھی تو نہیں ہیں۔ اگر دوسروں نے تن آسانیاں کیں۔ تو کیا ہم نے بھی تو تن آسانیاں نہیں کیں۔ اگر دوسروں نے کنبہ پروریاں کیں تو ہم نے بھی تو کنبہ پروریاں نہیں کیں۔ دوسروں نے ذاتی انتفاع کیا۔ تو ہم نے بھی تو ذاتی انتفاع نہیں کیا۔

خیر ان باتوں کو جانے دیجئے ہم صرف اتنا ہی پوچھتے ہیں۔ کہ کیا کبھی ہم نے حریص اور طامع پناہ گیروں کو جو ایک جگہ سے برتن کپڑے مال وغیرہ حاصل کر کے پھر دوسرے پھر تیسرے اور پھر کسی اور مقام پر منتقل ہوتے چلے گئے۔ ہم نے کبھی ان کو سمجھایا کہ یہ پرلے درجہ کی بددیانتی ہے۔ یہی نہیں ایسی اور بیسیوں باتیں تھیں کہ گو حکومت نے ہم سے پناہ گیروں کے بسانے میں مشورہ نہیں کیا تھا۔ ہم خود ان باتوں میں حکومت کا ہاتھ بٹانے کے لئے نہ سہی صرف پناہ گیروں کے آرام کے لئے مدد کر سکتے تھے۔ کیا ہم نے اپنے فرائض نبھانا کی میں کوتاہیاں نہیں کیں۔ اگر ہم اور کچھ نہ کرتے۔ صرف اتنا ہی کرتے۔ کہ ان پناہ گیروں کے دل میں ایک یہی جذبہ ابھارتے رہتے۔ کہ ہم نے پاکستان میں بیٹھ نہیں رہنا بلکہ ہم نے اپنے گھر واپس لینے ہیں۔ تو یقیناً ہم بہت کچھ کر گئے گویہ کوئی بڑی بات نہ تھی۔ لیکن ہم نے تو اتنا بھی نہ کیا۔ اس کی بجائے ہم نے جو کیا وہ یہ ہے کہ ہمیں شکایات ہیں کہ حکومت نے ہمارے لئے یہ نہیں کیا وہ نہیں کیا۔ یہاں یا وہاں ہم کو آباد نہیں کیا۔ یہ بادہ چیز ہم کو نہیں دی۔ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ خواہ شکایات کتنی ہی بجا کیوں نہ ہوں۔ ان شکایات میں نمایاں ترین غصہ اور دوسروں کی عیب چینی تھے۔

تاخیر

مسٹر گوپال سوامی آئنگر حفاظتی کونسل میں ہندی وفد کے راہ نما نے جو بیان نیویارک کے ریڈیو سے ایک نشریہ ملاقات میں دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حفاظتی کونسل میں جو اپنا اور حکومت کا اعتماد آپ نے دوبارہ جانے کے بعد اپنی پہلی تقریر میں بڑے زوردار الفاظ میں ظاہر کیا تھا۔ اس میں آپ کو پھر اشتباہ پیدا ہو گیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ

"اگرچہ تقریباً ڈھائی مہینے ہو چکے ہیں۔ کہ یہ معاملہ حفاظتی کونسل کے نوٹس میں لایا گیا تھا۔ لیکن وہ ابھی تک یہ ابتدائی اور اہم ترین فرض بھی انجام نہیں دے سکی۔ کہ کشمیر میں فوری طور پر لڑائی بند کرا دیتی۔ علاوہ ازیں وہ دوسرے معاملات کے بارے میں طویل بحث تمحیص میں اتنی مشغول ہو گئی ہے۔ کہ جن پر لڑائی کے اختتام کے بعد غور و خوض کیا جا سکتا تھا۔ حفاظتی کونسل کے عملی کاروبار کو دیکھ کر میرے دل میں مایوسی کا احساس پیدا ہو گیا ہے وغیرہ وغیرہ"

مسٹر آئنگر نے تاخیر کا سارا الزام حفاظتی کونسل پر لگایا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ کونسل کی ہر تجویز کو مسترد کرتے رہے ہیں۔ اور اس طرح خود بحث کو طول دیتے رہے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ آپ نے ان اڑھائی مہینوں کا زیادہ حصہ ہندمیں واپس آنے اور اپنی حکومت سے مشورہ کرنے میں صرف کیا۔ اور اس مشورہ کا نتیجہ بھی کوئی مفید ثابت ہوا۔ اور آپ اتنا عرصہ یہاں صرف کرنے کے بعد جب واپس گئے۔ تو سوائے چند خوشامدانہ الفاظ کے مسئلہ کے ہندی نقطہ نظر میں کوئی بھی نئی تبدیلی پیش نہ کر سکے۔ جس سے جلد سے جلد معاملہ کے طے ہونے کی کوئی صورت نکل آتی چاہیئے تو یہ تھا کہ آپ نے جو اتنا وقت اپنی حکومت سے مشورہ کرنے میں صرف کیا تھا۔ اس سے کوئی معاملہ نپٹانے میں آسانی پیدا ہوتی۔ لیکن افسوس ہے کہ ایسا نہ ہوا۔ اور مفت میں سب کا وقت ضائع ہوا۔ زیادہ افسوس یہ ہے کہ آپ کو ابھی تک اس کا احساس پیدا نہیں ہوا۔ اور جو تاخیر محض آپکے اپنے ناقابل فہم رویہ سے ہو رہی ہے۔ اس کا الزام آپ حفاظتی کونسل پر دھر رہے ہیں۔

آپ کے خیال میں حفاظتی کونسل کے عملی کاروبار سے آپ اس وقت مطمئن ہوتے۔ جب وہ سو فیصدی ہند کے مطالبات فوراً مان لیتی۔ اور پاکستان کو فوراً گردن زدنی قرار دے دیتی۔ لیکن آپ اس امر کا بالکل ہی خیال نہیں کرتے۔ کہ آپ حفاظتی کونسل کو دو اور دو پانچ منوانے میں حفاظتی کونسل پاکستان کا وقت ضائع کر رہے ہیں۔

کشمیر میں استصواب رائے کا اصول آپ بھی مانتے ہیں۔ دوسرا فریق اور حفاظتی کونسل بھی مانتی ہے۔ سوال صرف اتنا ہے کہ ہندی فوج کی موجودگی اور شیخ عبداللہ کے اقتدار میں غیر جانبدارانہ استصواب رائے ہو سکتا ہے یا نہیں۔ حفاظتی کونسل پاکستان اور ساری دنیا کی رائے یہ ہے کہ نہیں ہو سکتا۔ آپ اس کے خلاف اپنا سارا زور اور طاقت حفاظتی کونسل پاکستان اور ساری دنیا کو یہ منوانے میں صرف کر رہے ہیں۔ کہ ہو سکتا ہے۔ حالانکہ پاکستان ہی کو نہیں بلکہ اب حفاظتی کونسل اور ساری دنیا کو یہ معلوم ہو چکا ہے۔ کہ ریاست کپورتھلہ میں جو ہند کا علاقہ ہے ۶۰ فیصدی مسلم آبادی میں سے ایک مسلمان بھی اب وہاں باقی نہیں۔ اس بین ثبوت کی موجودگی میں حفاظتی کونسل پاکستان اور ساری دنیا یہ انوکھی بات کس طرح مان لے۔ کہ ہندی فوجی قبضہ اور شیخ عبداللہ کے اقتدار میں جو صاف صاف فرماتے ہیں، کہ "کشمیر ہند ہے اور ہند کشمیر" کشمیر کے ۸۵ فیصدی مسلمان بقید حیات رہ سکیں گے۔ اور اگر رہ سکیں گے۔ تو وہ اپنے گھروں اور کشمیر میں ہی رہینگے۔

ہم مسٹر آئنگر سے اس بات میں متفق ہیں۔ کہ حفاظتی کونسل کمزوری دکھا رہی ہے۔ اور وہ آپ کو خواہ مخواہ وقت ضائع کرنے کا موقعہ پر موقعہ دے رہی ہے۔ اور آپ کو خوش کرنے کے لئے انصاف کے راستہ کو پیچ در پیچ بناتی چلی جا رہی ہے۔ چنانچہ سنا جاتا ہے۔ کہ حفاظتی کونسل کے موجودہ صدر جو تجویز پیش کی ہے۔ وہ صرف مسٹر آئنگر سے مشورہ کرنے کے بعد وضع کی گئی ہے۔ اور پاکستانی وفد سے آپ نے بات چیت کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ ظاہر ہے کہ یہ تجویز ضرور یکطرفہ ہے۔ اور ۔ ۔ ۔ پاکستان ایسی تجویز کو ماننے سے انکار کر دیگا۔ یقیناً اس کا جو بھی تاخیر ہوگی۔ اس کی ذمہ داری بھی مسٹر آئنگر پر ہی آئیگی۔ کیونکہ جو فیصلہ پہلے ہو چکا ہوا ہے۔ اور جس کو حفاظتی کونسل کی اکثر اکثریت کی تائید حاصل ہے وہی مبنی علی الانصاف ہے۔ اس میں کسی ترمیم کی چنداں گنجائش نہیں۔

تدریجی بجٹ

جملہ بقایا دار جماعت ہائے احمدیہ کو انکا دس ماہ کا تدریجی بجٹ اور اس کے مقابل پر جو وصولی اس دس ماہ کے عرصہ میں انکی طرف سے ہوئی ہے۔ اس کا حساب بھجوایا جا رہا ہے جماعتوں کو یہ حساب بھجوا کر درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ اپنے بقایاجات بہت جلد ادا فرما دیں۔ مالی سال کے اختتام میں صرف ڈیڑھ ماہ کا عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ جس میں ہر جماعت کا بجٹ پورا ہونا ضروری ہے۔ اب خدا کے فضل سے حالات اعتدال پر آ رہے ہیں۔ اور مشرقی پنجاب سے آنے والے احباب میں سے بھی اکثر کاروبار شروع کر چکے ہیں۔ مغربی پنجاب کی جماعتیں جو پچھلے دنوں اپنے مہاجر بھائیوں کو بسانے کے کام کی طرف متوجہ تھیں۔ اب اس کام سے فارغ ہو چکی ہیں۔ اس لئے تمام احباب کی توجہ اس طرف مبذول کی جاتی ہے کہ وہ اپنے بقایاجات جلد ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال

فلسطین میں مسلمانوں اور یہودیوں میں فیصلہ کن جنگ کے آثار

کیا احادیث نبویّہ کی پیشگوئی کے ظہور کا وقت آن پہنچا؟

یہود ممالک عالم میں منتشر تھے۔ اعلانِ فی الفور کے نتیجہ میں اکنافِ دنیا سے سرزمینِ فلسطین میں یہودی اکٹھے ہونے شروع ہوگئے۔ قرآن مجید کی آیت فاذا جاء وعد الاٰخرة جئنا بکم لفیفاً کے مطابق آخری زمانہ کی ایک علامت یہود کا ارض مقدسہ میں اجتماع ہے۔ مگر یہ اجتماع آخرکار یہود کے حق میں مفید ثابت نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہودی نہایت مذموم عزائم کے ساتھ اس سرزمین میں جمع ہو رہے ہیں۔ ان کا مقصد فرزندانِ توحید کے مٹانے کی ناپاک کوشش کرنا ہے۔ وہ استعماری طاقتوں کے بل بوتے پر فلسطین کو یہودی سلطنت بنانا چاہتے ہیں دجالی طاقتیں ان کے مشئوم ارادوں کی تکمیل کے درپے ہیں۔ فلسطین کے مسلمان، اور عرب حکومتیں، اور ساری اسلامی دنیا، فلسطین کے عربی اور اسلامی مملکت رکھنے پر مصر ہیں۔ دونوں طرف جنگ کی تیاریاں زور شور سے ہو رہی ہیں اور شائد ہفتوں اور دنوں کی بات ہے کہ اگر کوئی بہتر صورت پیدا نہ ہوئی تو ارض مقدسہ ایک فیصلہ کن لڑائی کا میدان بن جائے گی۔

احادیث نبویہ میں قرب قیامت کی علامات میں بیان ہے کہ آخری زمانہ میں یہود اور مسلمانوں میں ایک لڑائی ہوگی۔ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ:-

"قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا تقوم الساعة حتی یقاتل المسلمون الیهود فیقتلهم المسلمون حتی یختبئ الیهودی من وراء الحجر والشجر فیقول الحجر و الشجر یا مسلم یا عبد اللّٰہ هذا یهودی خلفی فتعال فاقتله الا الغرقد فانه من شجر الیهود"۔

آنحضرت صلے اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے آنے سے پہلے پہلے مسلمانوں اور یہودیوں میں ایک شدید جنگ ہوگی۔ اور اس میں مسلمان یہودیوں کو قتل کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ اور یہودی ادھر ادھر بھاگ کر درختوں اور پتھروں کے پیچھے چھپ جائیں گے۔ تب درخت اور پتھر بول پڑیں گے۔ کہ اے مسلمان! اے خدا کے بندے! یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے۔ آکر اسے بھی قتل کر دے۔ صرف ایک درخت غرقد نامی ایسا نہیں کرے گا۔ کیونکہ وہ یہود کا درخت ہے"۔

(مسلم شریف)

یہ ایک پیشگوئی ہے۔ اور پیشگوئی استعارات سے پُر ہوتی ہے۔ ہوسکتا ہے۔ کہ اس کے یہی معنے ہوں۔ کہ یہود کے شر انگیز رویہ کے نتیجہ میں ساری قومیں ان کی تائید سے دستکش ہو جائیں اور شائد ایک قوم جس میں یہودی جراثیم بڑی کثرت سے سرائت کر چکے ہیں۔ آخری وقت تک ان کا ساتھ دے۔ بہرحال اس پیشگوئی سے مسلمانوں کا غلبہ اور یہود کی ناکامی عیاں ہے۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس پیشگوئی کے ظہور کی ساعت آن پہنچی ہے۔ اور قرب قیامت کا یہ نشان بھی پُورا ہونے والا ہے۔

مصیبت زدہ لڑکیوں کے متعلق ضروری اعلان

جن احباب کو ایسی قابل شادی احمدی لڑکیوں اور عورتوں کا علم ہو۔ جو گزشتہ فسادات میں اپنے رشتہ داروں کے شہید یا گم ہو جانے کی وجہ سے یا رشتہ داروں کا مال و اسباب لوٹ لئے جانے کی وجہ سے مصیبت زدہ ہوں۔ ان کے ضروری حالات اور کوائف سے نظارت امور عامہ جودھامل بلڈنگ لاہور کو اطلاع دیں تاکہ ان کے آرام کیلئے کوشش کی جائے اور نکاح کا مناسب انتظام کیا جا سکے۔

ناظر امور عامہ جودھامل بلڈنگ لاہور

چندہ جلسہ سالانہ

جس طرح چندہ عام اور حصہ آمد فرضی چندے ہیں۔ جن کی ادائیگی ہر احمدی پر فرض ہے۔ اسی طرح چندہ جلسہ سالانہ بھی فرضی چندوں میں سے ہے۔ اس کی شرح ایک ماہ کی آمد کا دس فی صدی مقرر ہے۔ احباب کا فرض ہے۔ کہ وہ جس طرح چندہ عام یا حصہ آمد باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں۔ اسی طرح چندہ جلسہ سالانہ بھی با شرح بروقت ادا کریں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ اس سال اس چندہ کی رفتار بہت سست ہے۔ حالانکہ مالی سال قریب الاختتام ہے۔ اور اگر عہدہ داران نے پوری مستعدی سے کام نہ لیا۔ تو مقررہ بجٹ پورا نہ ہو سکے گا۔ [illegible] عہدہ داران کو چندہ کی وصولی کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ وہاں تمام [illegible] ہے۔ کہ وہ عہدہ داران سے اس رنگ میں تعاون فرمائینگے۔ کہ ان کے ذمہ جلسہ سالانہ [illegible] وہ فوری طور پر ادا کریں۔ جزاکم اللّٰہ احسن الجزاء

ناظر بیت المال

امریکہ کے ریڈ انڈینز کی خستہ حالت

از مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر بی۔اے واقف زندگی

ایک طرف آپ نیویارک کو دیکھئے۔ فلک بوس عمارتیں، دنیا جہان کی آرام و آسائش کی ایجادات اور امارت و تنعم کی زندگی تو آپ تصور بھی نہیں کرسکتے کہ اس علم و تہذیب کے داعی ملک کے اندر کچھ ایسے لوگ بھی بستے ہیں جنہیں نہ پیٹ بھر کر روٹی میسر ہے نہ موسم کے سرد و گرم سے بچانے کے لئے کافی لباس۔ یہ یہاں کے ریڈ انڈین ہیں۔ یہاں کے وہ باشندے جنہیں امریکہ میں آباد ہونے والی یورپین قوموں نے بہت حد تک تو ختم ہی کر دیا ہے۔ لیکن بچے کھچے باشندوں کو بھی سفید فام آبادی میں رہنے کی اجازت نہیں۔

حکومت کی طرف سے ریڈ انڈینز کیلئے قریباً اُسی طرح ہی رہائش کے لئے محدود علاقے مقرر ہیں، جیسے جرائم پیشہ قبیلوں کیلئے پنجاب میں۔ ہاں یہ فرق ضرور ہے کہ یہ لوگ اپنے اسی علاقے میں رہنے پر قانوناً مجبور ہیں۔ امریکہ کی حکومت میں ملک کی سیاسیات کے سیاہ و سفید میں انہیں کسی طرح بھی نہ دخل ہے نہ اظہار رائے کی مراعات۔

مثال کے طور پر ریڈ انڈینز کا ایک قبیلہ "ناواہو" لے لیجئے۔ یہ لوگ کوئی اکسٹھ ہزار کی تعداد میں ہیں۔ جن کے لئے "اری زونا" کی ریاست کے شمالی صحراء میں پچیس ہزار مربع میل کا ایک علاقہ مقرر ہے۔ ان کے گذارے کے لئے صرف ایک ہی صورت ہے۔ یعنی بھیڑ بکریاں چرا کر اپنی روٹی پیدا کرنا۔ مگر مشکل یہ ہے کہ اس صحراء میں اتنی گھاس بھی نہیں کہ ان کے گلوں کے لئے کافی ہوسکے۔

ایک امریکن کو اگر یہ بتایا جائے کہ ہندوستان اور پاکستان میں خواندگی کی اوسط قریباً ۱۴ فیصدی ہے۔ تو ممکن ہے وہ صاف طور پر اظہار نہ کرے۔ لیکن دل میں ہماری انتہائی پسماندگی کو ضرور محسوس کرتا ہے۔ اس کے لئے یہ بات بالکل معمہ بن جاتی ہے۔ کہ اس قسم کے "غیر تعلیم یافتہ" "غیر مہذب" اور غریب ملک کے کچھ لوگ امریکہ کو الٰہ العٰلمین کیطرف بلانے کے لئے مبلغ بھیج سکتے ہیں۔ یہاں کے ریڈ انڈینز جو سفید فام لوگوں کے رحم و کرم پر تین سو سال سے جی رہے ہیں بھی قریباً دس یا پندرہ فیصدی ہی خواندہ ہیں۔ جہاں ایک عام امریکن مزدور ایک مہینہ میں کم از کم ڈیڑھ سو ڈالر کما لیتا ہے۔ ایک بیچارا ریڈ انڈینز سال بھر میں صرف اس کا نصف ہی کما سکتا ہے۔ ریڈ انڈینز کی سالانہ اوسط آمدنی صرف ۸۲ ڈالر فی کس ہے۔

جب یہ لوگ اپنے اردگرد بسنے والے امریکنوں کو آرام و آسائش کی زندگی بسر کرتے دیکھتے ہیں۔ تو انہیں یہ احساس ضرور ہوتا ہے۔ کہ آخر ہماری یہ حالت کیوں ہے؟ جو بھی تھوڑے بہت پڑھے لکھے ریڈ انڈینز موجود ہیں وہ اپنی میٹنگوں میں اس غیر مساوی سلوک کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں۔ فی الحال انکا مطالبہ یہ ہے کہ ہمیں ووٹ دینے کا حق تو خیر بعد کی بات سہی۔ مگر ہمیں اپنی روزی کمانے کے لئے کم از کم آزادی سے کام کرنے کا حق تو دیا جائے۔

ابھی حال ہی میں ان کے ایک قبیلے کا جلسہ ہوا۔ ذرائع آمد و رفت کا حال یہ کہ مقام جلسہ سے نزدیک ترین ریلوے لائن کوئی ایک سو چھپن میل دور تھی۔ گھوڑوں اور چھکڑوں پر یا پا پیادہ سفر کرکے یہ لوگ اس میٹنگ میں شامل ہوئے۔ جلسے کا مدعا تھا کہ "حکومت سے درخواست کی جائے کہ وہ تحقیقات کرے کہ آخر ہماری حالت اتنی زار کیوں ہے؟"

مثلاً ان کی ایک اہم شکایت یہ ہے۔ کہ حکومت کی طرف سے ان کے بھیڑ بکریوں کے گلوں کے لئے ایک معین تعداد مقرر ہے۔ یہ لوگ اس سے زیادہ بھیڑیں پالنے کے حقدار نہیں۔ حکومت وقتاً فوقتاً تحقیق کرکے زائد بھیڑ بکریاں حاصل کرلیتی ہے۔ حکومت کا کہنا یہ ہے کہ چونکہ اس علاقے میں کافی گھاس پیدا نہیں ہوتی۔ اس لئے ایک مقررہ تعداد سے زائد مویشی پلنا مشکل ہے۔ لہٰذا اس تعداد کا تعین ضروری ہے۔

یہ حالت ہے جس میں یہاں کے آہستہ آہستہ کم ہوتے جانے والے ریڈ انڈین مغربی تمدن کے چراغ تلے بس رہے ہیں۔ وہ امریکن لوگ جو فلسطین میں یہودیوں کی ریاست کی محض اس دلیل کی بناء پر حمایت کرتے ہیں کہ کچھ یہودی وہاں پر دو ہزار سال پہلے کچھ عرصہ بستے رہے۔ اگر انہیں یہ ریڈ انڈین ایک دن کہیں کہ آپ لوگ ہمارے ملک میں جہاں ہم ہمیشہ سے بستے چلے آرہے تھے جبراً داخل ہوئے اور پھر ہمیں اس حالتِ زار میں رہنے پر مجبور کیا۔ اب جس انصاف کی رُو سے آپ عربوں کو جو فلسطین میں سینکڑوں سالوں سے بستے ہیں۔ اُسے یہودیوں کیلئے خالی کرنے پر مجبور کر رہے ہیں۔ اسی انصاف کو ہمارے معاملہ میں استعمال کرتے ہوئے آپ ہمارے ملک کو خالی کر دیجئے تو نہ معلوم اُس یہودی نواز طبقہ کا کیا جواب ہوگا۔ عقلاً تو پھر اس اصول کی بنیاد پر ریڈ انڈینز کا مطالبہ یہودیوں سے کہیں زیادہ معقول ہوگا۔

اسلام اور توحید

واحد ہے لاشریک ہے اور لازوال ہے ❁ سب موت کا شکار ہیں اس کو فنا نہیں
المسیح الموعود

(از خواجہ خورشید احمد صاحب مجاہد سیالکوٹی واقف زندگی)

(۱)

قارئین اکرام! آنحضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بعثت سے قبل جملہ انبیاء علیہ السلام اپنے ماننے والوں کو یہی تعلیم دیتے چلے آئے تھے۔ کہ خدا ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے۔ ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولًا ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت۔ (پ۱۴ النحل ع۵)

یعنی ہم نے ہر امت میں رسول بھیجے ہیں۔ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور بتوں کی پرستش چھوڑ دو لیکن روحانی فقدان کے باعث مذاہب عالم کے پیرو اس تعلیم پاک پر قائم نہ رہ سکے اور خدائے واحد کی بجائے انسانوں۔ بتوں اور اشجار کی انہوں نے پرستش شروع کر دی۔ ایسے الحاد و دہریت کے زمانہ میں اسلام نے از سر نو توحید کی آواز بلند کی اور دیگر قوموں کو دعوت دیتے ہوئے فرمایا۔ یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم الا نعبد الا اللہ (پ۳ آل عمران ع۷) یعنی اے اہل کتاب آؤ ہم ایک بات پر متفق ہو جائیں اور ہم میں اور تم میں بلحاظ اصول تعلیم یکسوئی پائی جائے اور وہ اس طرح کہ ہم سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی اور کی عبادت نہ کریں۔

طبعی امر تھا۔ کہ اسلام کی اس دعوت پر وہ لوگ جو سالوں سال سے معبودانِ باطلہ کی پرستش کر رہے تھے برا مناتے کیونکہ ان کے ایک عظیم عقیدہ کا بطلان ہو رہا تھا۔ چنانچہ کفار عرب اس پر بہت چیں بجبیں ہوئے اور انہوں نے اسلام کی پیشکردہ تعلیم وحدانیت پر نہایت تعجب کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم لاتعداد دیوتاؤں کو چھوڑ کر ایک معبود کو ماننے لگ پڑیں۔

اسلام نے اس کا نہایت موزوں الفاظ میں جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ وسخر لکم ما فی السموات وما فی الارض جمیعا منہ (پ۲۵ الجاثیہ ع۲) یعنی سب چیزیں تمہاری خادم بنائی گئی ہیں۔ تم ان سے خدمت لو۔ مطلب یہ کہ تمہیں بحیثیت انسان ہونے کے تمام اشیاء پر فوقیت حاصل ہے۔ پھر تمہارا ان چیزوں کو معبود قرار دینا کیونکر درست ہو سکتا ہے

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ توحید کا اثر اہل دنیا پر آہستہ آہستہ ہونے لگا۔ یہاں تک کہ قلیل عرصہ میں ہی خدا کی توحید عرب سے نکلکر دور دراز ملک علاقوں میں پھیلنے لگی۔ اور سینکڑوں لوگ شمع توحید پر پروانوں کی مانند آنے شروع ہو گئے

(۲)

افسوس کہ آج کو چہ روحانیت سے دور ہونے کے باعث پھر دنیا خدا کی توحید سے غافل ہو گئی۔ اور گذشتہ کی مادی وجودوں کو الوہیت کا مقام دیا جانے لگا ایسی حالت میں ایک توحید پرست جماعت کا فرض ہے کہ وہ دنیا والوں پر اس حقیقت کو آشکار کر دے کہ جب تک دنیا اپنے پیدا کرنے والے خالق و مالک کی طرف متوجہ نہیں ہوتی۔ اس وقت تک ارضی و سماوی آفات کا سلسلہ ختم نہ ہوگا۔ اور انسان چین کی زندگی نہ گزار سکے گا۔ کیونکہ دنیا کا امن دامان خدا ہی کی ذات کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور اسی ہی کے ہاتھ سب خیر و برکت ہے۔

جب فطرت انسانی دیکھتی ہے کہ دنیا پر آفات و مشکلات کا ایک تلاطم خیز سیلاب آ رہا ہے تو بے اختیار بول اٹھتی ہے کہ اے ارض و سما کے پیدا کرنے والے خدا! تو ہی ان مصیبتوں سے انسان کو حقیقی نجات دے سکتا ہے۔ بجز تیرے کوئی نہیں۔

جب کہ یہ عالم ہے تو کیا نسل انسانی کا فرض نہیں کہ وہ اپنے خدا کی توحید کی سچی عاشق ہو جائے۔ اور مادہ پرستی کو یکدم ترک کر دے۔

قرآن مجید نے اللہ تعالیٰ کی توحید کو جس کثرت سے پیش کیا ہے۔ اتنا کسی اور امر کو پیش نہیں کیا اور سچ تو یہ ہے کہ صحف آسمانی میں علاوہ دیگر امور کے اس امر میں بھی قرآن مجید یکتا ہے اور کوئی الہامی کتاب اس کی ہمسر نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے

قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد (سورہ اخلاص)

یعنی کہہ دے کہ اللہ ایک ہی ہے۔ وہ سب کا سہارا ہے۔ اس کا کوئی بیٹا نہیں اور نہ ہی وہ کسی کا بیٹا ہے اور اس کا ہمسر بھی کوئی نہیں۔ اسی طرح فرماتا ہے۔

اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم لہ ما فی السموات وما فی الارض من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء وسع کرسیہ السموات والارض ولا یؤدہ حفظھما وھو العلی العظیم

(البقرہ ع۳۴)

یعنی اللہ تعالیٰ ہی عبادت کے لائق ہے۔ وہ زندہ ہے اور زندگی بخشنے والا ہے۔ خود قائم اور دوسروں کو سہارا دینے والا ہے وہ نیند اور اونگھ سے پاک ہے۔ اسی کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اس کی اجازت کے بغیر کون شفاعت کر سکتا ہے وہ اچھی طرح جانتا ہے جو لوگوں نے پہلے کیا یا آئندہ کریں گے اور ان کو اللہ کے علم سے کچھ بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ مگر جتنا وہ چاہے خدا تعالیٰ کی سلطنت بلندیوں اور زمین پر ہر جگہ حاوی ہے اور اس کو ان تمام کاموں سے کوئی کوفت نہیں ہوتی وہ بلند شان والا اور بزرگی والا ہے

جہاں قرآن مجید نے خدا تعالیٰ کی توحید کو نہایت دلربا الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ وہاں شرک سے بچنے کی بھی نہایت سختی سے تلقین کی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے

لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقھن (حٰم سجدہ ع۵) یعنی نہ تو تم سورج کی پرستش کرو اور نہ ہی چاند کی۔ بلکہ تمہارا جھکنا محض خدا ہی کی ذات کے لئے ہو۔ کیونکہ اسی نے سب چیزیں پیدا کی ہیں۔

(۳)

آج بے شک ابنائے آدم غیر اللہ کی محبت کا جوا اپنی گردنوں پر رکھے ہوئے ہیں لیکن ایک توحید پرست انسان اس سے مایوس نہیں۔ بلکہ وہ اس ایمان اور یقین کامل سے لبریز ہے کہ بالآخر خدا ہی کی توحید غالب آئے گی اور تمام مصنوعی خداؤں کی خدائی ہمارا غیور خدا خاک میں ملا دے گا۔ اور ان کہلانے والے سچے معبود کے ہی آستانۂ الوہیت پر سجدہ ریز ہوں گے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہایت پرشوکت الفاظ میں تحریر فرماتے ہیں کہ۔

"میں ہر دم اس فکر میں ہوں کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے۔ میرا دل مردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوتا جاتا ہے۔ . . . . میں کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا اگر میرا مولیٰ اور میرا قادر توانا مجھے تسلی نہ دیتا کہ آخر توحید کی فتح ہے۔ غیر معبود ہلاک ہوں گے اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے۔ مریم کی معبودانہ زندگی پر موت آئے گی۔ اور نیز اس کا بیٹا اب ضرور مریگا خدا قادر فرماتا ہے کہ اگر میں چاہوں تو مریم اور اس کے بیٹے عیسیٰ اور تمام زمین کے باشندوں کو ہلاک کروں۔ سو اب اس نے چاہا ہے کہ ان دونوں کی جھوٹی معبودانہ زندگی کو موت کا مزہ چکھا دے سو اب دونوں مریں گے کوئی ان کو بچا نہیں سکتا اور وہ تمام خراب استعدادیں بھی مریں گی۔ جو جھوٹے خداؤں کو قبول کر لیتی تھیں۔ نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا۔ اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔ اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا۔ کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے۔ اور وہی باقی رہ جائیں گے۔ جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں اور نور سے نہیں۔ بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔

قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام اور حربے ٹوٹ جائیں گے۔ مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ نہ وہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں۔ ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا۔ اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا۔ لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی" (تذکرہ ص۲۸۵-۲۸۶)

اے خدا کی توحید کی علمبردار جماعت! تیرا فرض ہے کہ تو اپنے قول و فعل سے اس امر کو بپایۂ ثبوت پہنچا دے کہ فی الحقیقت اسلام کا خدا ہی زندہ اور حی و قیوم خدا ہے۔ اور اسی پر ایمان لانے سے تمام انسان دکھوں اور طرح طرح کی مصیبتوں سے کلی نجات پا سکتے ہیں۔

کاش ہم میں وہ ولولہ اور جوش پیدا ہو۔ جو ہمارے مقدس آقا کا دلی منشاء تھا۔ تا ہماری حقیر کوششوں کے نتیجہ میں وہ مبارک دن جلد آ سکے۔ جس کے آنے سے ایک نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اے مردان دین! کوشش کرو کہ یہ کوشش کا وقت ہے۔ اپنے دلوں کو دین کی ہمدردی کے لئے جوش میں لاؤ اور تم خدا تعالیٰ کو کسی اور عمل سے ایسا راضی نہیں کر سکتے جیسا کہ دین کی ہمدردی سے۔ سو جاگو اور اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ۔ اور دین کی ہمدردی کے لئے وہ قدم اٹھاؤ۔ کہ فرشتے بھی آسمانوں پر جزکم اللہ کہیں" (آئینہ کمالات اسلام)

ولادت

میری بڑی لڑکی عزیزہ طیبہ بیگم اہلیہ کیپٹن ڈاکٹر شمس الدین حفیظ ایم بی آف ڈھاکہ بنگال کو اللہ تعالیٰ نے گذشتہ ۲۵ر فروری ۱۹۵۱ء کو لڑکی عطا فرمائی ہے۔ نیز میرے بھائی عزیز سید اعجاز احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ۔ بوگرہ (بنگال) کے ہاں بھی گذشتہ ۲۸ر فروری کو لڑکی تولد ہوئی ہے۔ فالحمد للہ

احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ نو مولودات کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ ان کی پیدائش اسلام احمدیت کے لئے مبارک و بابرکت ثابت کرے۔ اور ان کو صالحہ۔ خادمۂ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔ اور عمر دراز عطا فرمائے۔

بیگم خان بہادر چوہدری ابوالہاشم خان صاحب مرحوم رضی
از چنیوٹ ضلع جھنگ

فہرست انتخاب عہدیداران

مندرجہ ذیل عہدیداران کی اپریل ۱۹۵۰ء تک کے لئے منظوری دی جاتی ہے۔ اس دوران میں اگر کوئی تبدیلی ہو۔ تو متعلقہ جماعت اطلاع دے (ناظر اعلیٰ)

سیریل نمبر	جماعت	عہدہ	عہدیدار
۲۲	کسومو (کینیا کالونی) افریقہ	پریذیڈنٹ آڈیٹر سکرٹری مال سکرٹری تبلیغ سکرٹری تعلیم و تربیت	قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی " محمد اشرف صاحب بٹ بشیر احمد صاحب بھٹی بابو فضل الٰہی صاحب
۲۳	لودھراں (ملتان)	پریذیڈنٹ	خان محمود خان صاحب
۲۴	خانقاہ ڈوگراں (شیخوپورہ)	پریذیڈنٹ سکرٹری مال " تعلیم و تربیت " دعوۃ و تبلیغ	ملک شیخ محمد نصیب صاحب ڈاکٹر بشیر الدین صاحب نمبردار سرور خان صاحب "
۲۵	باٹا پور (لاہور)	پریذیڈنٹ جنرل سکرٹری سکرٹری مال امین	خلیفہ عبدالوہاب صاحب مولوی عبدالعزیز صاحب رحمت اللہ صاحب میر ذکاء اللہ صاحب
۲۶	گوہد پور (سیالکوٹ)	پریذیڈنٹ سکرٹری مال سکرٹری دعوۃ و تبلیغ " تعلیم و تربیت " امور عامہ	حسن محمد صاحب بشیر احمد صاحب ثنا محمد صاحب غلام حسین صاحب غلام نبی صاحب نمبردار
۲۷	رسالپور (سرحد)	پریذیڈنٹ جنرل سکرٹری سکرٹری تبلیغ " تعلیم محاسب سکرٹری مال	مولوی غلام حسین صاحب حوالدار محمد حنیف صاحب سارجنٹ محمد حنیف صاحب بھٹی " " بابو خورشید احمد صاحب
۲۸	چک ۳۳۱ گ ب (لائلپور)	پریذیڈنٹ سکرٹری	منشی برکت علی صاحب اللہ دتا صاحب
۲۹	نواب شاہ (سندھ)	پریذیڈنٹ وائس " سکرٹری تبلیغ " تعلیم و تربیت " مال	سید محمد حسن محمد صاحب سید محمد میاں صاحب " میاں عبدالکریم صاحب ماسٹر احمد خاں صاحب
۳۰	چک ۵۵ گ ب لائلپور	پریذیڈنٹ سکرٹری محاسب	چوہدری حاکم علی صاحب عاشق محمد خاں سید شریف احمد صاحب

سیریل نمبر	جماعت	عہدہ	عہدیدار
۳۱	راولپنڈی	جنرل سکرٹری سکرٹری امور عامہ	چوہدری عبداللہ خاں صاحب " محمد منظور احمد خاں
۳۲	سونگھڑہ (اڑیسہ)	سکرٹری امور خارجہ " امور عامہ " مال آڈیٹر	[illegible] محی الدین صاحب " سید ضیاء الدین صاحب ضمیر الدین خاں صاحب
۳۳	چک ۹۸ ج ب (لائلپور)	پریذیڈنٹ سکرٹری تبلیغ " امور عامہ " مال " تعلیم و تربیت	چوہدری عبدالرحمن صاحب نیاز احمد صاحب چوہدری رشید احمد صاحب باجوہ مولوی غلام نبی صاحب چوہدری غلام حسین صاحب
۳۴	چک ۵ درکھانہ (ملتان)	پریذیڈنٹ سکرٹری مال	منشی خدا بخش صاحب محمود الحق صاحب
۳۵	چک ۳۶۷ ج ب جلیانوالہ (لائلپور)	پریذیڈنٹ سکرٹری امور عامہ " مال	چوہدری ولی الحق صاحب نمبردار " چوہدری عبدالقادر صاحب
۳۶	چک ۹۸ شمالی (سرگودھا)	سکرٹری تبلیغ " تعلیم و تربیت " وصایا " مال " امور عامہ " ضیافت	مولوی برکت اللہ صاحب منشی محمد علی صاحب ملک برکت علی صاحب چوہدری پیر احمد صاحب " میاں محمد فاضل صاحب
۳۷	علی پور گھلواں (مظفرگڑھ)	جنرل سکرٹری سکرٹری مال	خان اقبال محمد خان صاحب منشی محمد مستقیم صاحب مسعود
۳۸	احمد آباد اسٹیٹ (سندھ)	پریذیڈنٹ سکرٹری مال	چوہدری حاکم علی صاحب خوشی محمد صاحب
۳۹	چک ۷۹ R.B (لائلپور)	پریذیڈنٹ سکرٹری مال " امور عامہ " تعلیم و تربیت	مولوی سلطان علی صاحب چوہدری صادق علی صاحب چوہدری اصغر علی صاحب مولوی غلام علی صاحب
۴۰	پنڈی بھٹیاں (گوجرانوالہ)	پریذیڈنٹ سکرٹری مال " تبلیغ	حافظ محمد عبداللہ صاحب چوہدری غلام قادر صاحب مقدم میاں اللہ بخش صاحب

جلسہ المصلح الموعود!

مکرم پریذیڈنٹ صاحبہ لجنہ اماء اللہ کوئٹہ

(۱) مورخہ ۱۲ ماہ فروری زیر صدارت محترمہ بیگم صاحبہ مولوی عبدالسلام صاحب عمر۔ لجنہ اماء اللہ کوئٹہ کے زیر اہتمام جلسہ مصلح الموعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد نعیمہ بیگم صاحبہ نے "ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے" کے عنوان سے مضمون پڑھا۔ بعد ازاں امۃ القیوم صاحبہ نے "مسیح موعود کی دعاؤں کا پھل مصلح موعود" کے عنوان سے مضمون سنایا۔ جس میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف تحریرات کی روشنی میں پسر موعود سے متعلقہ دعاؤں کا ذکر کیا۔ اس کے بعد محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبدالحمید صاحب نے "وہ تین کو چار کرنے والا ہے" کے عنوان پر نہایت ہی فصیح و بلیغ تقریر کی جس میں آپ نے مصلح موعود کو سورہ فاتحہ سے نہایت ہی مدلل تشبیہ دی مبارکہ بنت ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب نے "مصلح موعود" اور امۃ الحق صاحبہ نے فضائل مصلح موعود پر مضامین پڑھے صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ منظور احمد صاحب نے "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پانے والا موعود" کے عنوان سے مضمون پڑھا۔ جس میں کہ آپ نے نہایت تفصیل کے ساتھ ان ممالک کا ذکر کیا۔ جن میں حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کے زمانہ میں احمدیت کی روشنی پھیلی۔ آخر میں بشریٰ بیگم صاحبہ نے مصلح موعود کے حالات بیان کئے۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ خدا کے فضل سے ہمارا جلسہ نہایت ہی کامیاب رہا۔ حاضرات کی تعداد ستر سے زیادہ تھی۔ بعض غیر احمدی مستورات بھی شامل ہوئیں۔

(۲) مورخہ ۷ مارچ زیر صدارت محترمہ بیگم صاحبہ مولوی عبدالسلام صاحب عمر۔ لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد صغریٰ بیگم صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت پر مضمون پڑھا۔ خورشید بیگم صاحبہ نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق بیان فرمائی۔ مبارکہ بنت ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب نے حقیقی امن کی راہ کے عنوان سے مضمون پڑھا۔ جس میں انبیاء پر ایمان لانا ہی حقیقی امن کی راہ بیان کیا۔ اہلیہ سراج الحق صاحب نے موجودہ مصائب کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں بیان کیں۔ نعیمہ بیگم صاحبہ نے مضمون "خدا سے ایمان" پڑھا۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ کئی غیر احمدی مستورات بھی شامل ہوئیں۔

نرسنگ کی تعلیم

لاہور ۱۹ مارچ - معلوم ہوتا ہے مغربی پنجاب میں مسلمان لڑکیوں میں نرسنگ کا پیشہ اختیار کرنے کا عام اشتیاق پایا جاتا ہے - کیونکہ ٹرینگ کلاس میں داخلہ کے لئے تعلیمی اوصاف رکھنے والی بہت سی لڑکیوں نے درخواستیں بھیجی ہیں۔ اس وقت میو ہسپتال لاہور میں ۸۵ لڑکیاں نرسنگ کی تربیت حاصل کر رہی ہیں - ان میں سے ۲۵ مسلمان ہیں - تربیت کی مدت تین ماہ کی ہے - اور امیدواروں کا اینگلو ورنیکلر مڈل پاس ہونا ضروری ہے ان لڑکیوں کی رہائش اور خوراک کا انتظام مفت ہوتا ہے - اور کپڑوں اور دوسری ضروریات کے لئے وظیفے بھی دیئے جاتے ہیں۔

سیالکوٹ الیکٹرک کمپنی

حکومت مغربی پنجاب نے سیالکوٹ الیکٹرک سپلائی کمپنی کو خرید لیا ہے۔ اس کا قبضہ وہ ۲۳ مارچ کو لے لیگی - اور اسی شام کو وہ الیکٹرک کی سپلائی شروع کر دے گی۔ ۲۲ اور ۲۳ کی درمیانی رات تک کمپنی الیکٹرک سپلائی کرے گی۔

شام اور لبنان کی گفت وشنید ملتوی ہو گئی

دمشق ۱۸ مارچ - معلوم ہوا ہے - کہ شا طورہ میں جو لبنان اور شام کے درمیان حالی گفت وشنید کی میٹنگ ہونے والی تھی۔ وہ ملتوی کر دی گئی ہے اس التوا کی یہ وجہ ہے کہ لبنان کے وزیر اعظم آجکل دمشق گئے ہوئے ہیں - یہ میٹنگ اب عرب لیگ فلسطین کمیٹی کی میٹنگ کے ختم ہونیکے بعد ہوگی (اسٹار)

بنجر زمینوں کی اصلاح کی تجویز

مغربی پنجاب کی حکومت صوبے کے بنجر علاقوں میں وسیع قطعات کی اصلاح کی تجویز وں پر غور کر رہی ہے - یہاں پناہ گزینوں کو آباد کیا جا رہا ہے اس وقت مغربی پنجاب میں کل زمین کا صرف ۵۱ فی صدی حصہ زیر کاشت ہے۔ یہ شرح فی صدی ایک زرعی صوبے کے لئے انتہائی افسوسناک ہے - سب سے بڑے خالی رقبے مظفر گڑھ - ڈیرہ غازیخاں - میانوالی اٹک - شاہپور - ملتان - جھنگ - جہلم اور راولپنڈی کے اضلاع میں پائے جاتے ہیں۔

پنجاب کے اصلاح اراضی کے سرکل کی سال گذشتہ کی رپورٹ مظہر ہے - کہ ایسی زمینوں کا اکثر حصہ بند لگانے اور مشینی ہلوں کے ذریعے ٹھیک ہو سکتا ہے ایک - اور رستہ طریقہ یہی ہے - کہ ایسی زمینوں پر چارے کی کاشت کے لئے تنگ نالیاں بنا دی جائیں۔

صحرائی رقبوں میں چھوٹے چھوٹے بند بنانے سے بارش کا پانی محفوظ رہ سکتا ہے - اس طرح شاہ پور اٹک میانوالی اور جھنگ کے اکثر علاقوں کی اصلاح ہو سکتی ہے - ان چھوٹے چھوٹے بندوں کی تعمیر کے لئے پناہ گزین کام کر سکتے ہیں صوبہ بمبئی میں اس طرح ۰ لاکھ ایکڑ زمین زیر کاشت لائی گئی تھی۔

مری کے علاقہ میں پانی کے بہاؤ کو روکنے کے لئے حوم بند بنانا مفید ہے - اس علاقے میں جنگلات کی کٹائی سے جو نقصان پہنچا ہے اس سے اس پہاڑی شہر کے استحکام کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے اسلئے اگر اسے گرمائی صحت افزا مقام کے طور پر محفوظ رکھنا ہے۔ تو اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس کی ڈھلوانوں پر زیادہ سے زیادہ تعداد میں درخت لگائے جائیں۔

مصری روئی کی قیمت کم کی جائے

احمد آباد ۱۹ مارچ مسٹر کستوربھائی لعل بھائی نے آج ایک بیان میں حکومت مصر سے اپیل کی - کہ اسے روئی کی قیمت دوسرے ممالک کے برابر قائم کرنی چاہیئے - کیونکہ اس طرح سے مارکیٹ میں مصری روئی کی مانگ کم ہو جائے گی - اور مزارعین کو سخت نقصان پہنچے گا۔ (ا - پ)

قرنطینہ کی پابندیاں اٹھا لی گئیں

کراچی ۱۹ مارچ - حکومت پاکستان کے محکمہ صحت عامہ کو مطلع کیا گیا ہے - کہ حکومت فلسطین نے پاکستان سے آنے والے مسافروں سے قرنطینہ کی پابندیاں اٹھا لی ہیں - (ا - پ)

مولانا عبد القدوس بہاری کی رہائی

کراچی ۱۸ مارچ - حکومت سندھ کے انڈر سیکرٹری نے مولانا شبیر احمد عثمانی کو مطلع کیا ہے - کہ مولانا عبد القدوس بہاری کو جلد ہی رہا کر دیا جائے گا۔ یاد ہوگا - کہ یہاں جنوری کے فسادات کے دوران میں مولانا قدوس کو سندھ سیفٹی آرڈی ننس کے ماتحت گرفتار کیا گیا تھا - (اسٹار)

صفائی کی مہم

کراچی ۱۹ مارچ - کراچی کے بازاروں اور سڑکوں کی صفائی کی حالت ان دنوں بہت ہی خراب ہے - میونسپل کمیٹی کی طرف سے شہر کو صاف ستھرا رکھنے کیلئے عنقریب صفائی کی مہم شروع ہونیوالی ہے - جس کا سب سے اہم پہلو یہ ہوگا - کہ نہایت دلچسپ پیرایہ میں میجک لینٹرن کے ذریعہ تقاریر کرائی جائیگی - تاکہ عوام کو صفائی اور لطافت برقرار رکھنے کی ترغیب دلائی جائے - (اورینٹ)

پاکستان ملٹری اکیڈیمی!

راولپنڈی ۱۸ - مارچ - کاکول میں پاکستان کی ملٹری اکیڈیمی نے جو تقسیم کے صرف دو ماہ بعد قائم کی گئی تھی اپنی دو کمپنیوں کے نام دو مشہور اسلامی جرنیلوں "خالد" اور "طارق" کے ناموں پر رکھا ہے -

اس اکیڈیمی کا پہلا حساب اس سال جنوری میں شروع ہوا - اس میں ۲۰۷ کیڈٹ بھرتی ہوئے تھے - جن میں سلطان مسقط کے ولی عہد اور نواب بہاولپور کے ایک فرزند بھی شامل ہیں - ۱۱ کیڈٹوں کو جن کے پاس سائنس کی سندیں ہیں - اکتوبر میں الیکٹریکل اور مکینیکل انجنیرنگ کی تعلیم کے لئے برطانیہ روانہ کیا جائے گا - (اسٹار)

لنڈن ۱۸ مارچ - کانٹی نینٹل کول بورڈ کے اکیمز جان نے اسٹار کے نامہ نگار کو بتایا - کہ اس وقت تک محض اس کوئلہ کو پاکستان بھیجنے کی تجویز ہے جو اس وقت ہل کے بندرگاہ پر جہاز میں لادا جا رہا ہے - اس نے کہا کہ برطانیہ اور پاکستان کے درمیان کوئلہ کی تجارت پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوا ہے

ایک بیان کی تردید

حیدر آباد ۱۹ مارچ حکومت نظام کی طرف سے پریس نوٹ جاری کیا گیا ہے - کہ بعض اخبارات نے حیدر آباد کے سیاسی اور آئینی مسائل کے حل کے لئے بعض امکانی وجوہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے - کہ ان وجوہ کے پیش نظر اہم بنیادی مسائل کے متعلق فریقین میں صلح ہو سکتی ہے - اور اس قسم کے بیان کو کسی سرکاری ترجمان کی طرف منسوب کیا گیا ہے - جو صحیح نہیں اور غیر ذمہ دارانہ ہے - (اورینٹ)

امریکہ میں جبری بھرتی

لندن ۱۹ مارچ - امریکہ میں جبری بھرتی کے لئے قانون منظور ہونے کا مطلب یہ ہوگا - کہ ۱۲ لاکھ امریکی باشندوں کو فوجی خدمات کے لئے اپنے آپ کو رجسٹرڈ کرایا جائے گا - اندازہ ہے کہ فوجی خدمات کے لئے ۳ لاکھ آدمی حاصل ہو سکیں گے اور ۲۰ سے لے کر ۲۸ سال تک کی عمر کے ۸ لاکھ باشندوں کو بھرتی ہونا پڑے گا - (اسٹار)

این ڈبلیو - آر - یونین

لاہور ۱۹ مارچ این ڈبلیو - آر - یونین نے اپنے حالیہ اجلاس میں ریلوے سٹاف میں تخفیف کے متعلق اپنی پالیسی کی وضاحت کی - اور ریلوے ایڈمنسٹریشن کی پالیسی پر عدم اتفاق کا اظہار کرتے ہوئے فیصلہ کیا کہ کوئی ایسا فیصلہ جس کا اثر مزدوروں کے حقوق پر پڑا - قبول نہیں کیا جائیگا - حکومت کی طرف سے ایسا اقدام مزدوروں میں ناراضگی پیدا کرنے کا باعث ہوگا

—کراچی ۱۸ مارچ - معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر اے ڈی اظہر کو جو تا حال آسٹریلیا میں پاکستان کے تجارتی کمشنر تھے - مالیاتی سیکرٹری اور بہ لحاظ منصب حکومت پاکستان کی پناہ گزینوں کی امداد اور بحالی کی وزارت کے مالی مشیر مقرر کئے جائیں گے - مسٹر اظہر جلد ہی اپنے نئے عہدہ کا چارج لے لیں گے -

ماہین پرواز کیلئے پر تول رہا ہے

الکو نجی کی فوجی سکیم پر ایک نظر

یروشلم ۱۹ مارچ - اسٹار کا نامہ نگار خصوصی اطلاع دیتا ہے - کہ فرمی الکو نجی کے میدان جنگ کے فلسطین میں قائم ہو جانے کی وجہ سے فوجی مبصرین کا یہ خیال ہے کہ نتیجہ کی راہ احمد ہے کہ اس نئے دور میں مخصوص فوجی کارروائیوں سے کام لیا جائے گا۔ ایک چیز یقینی ہے اور وہ یہ ہے - کہ شاہین کی یہ عادت نہیں ہے کسی کام میں سستی کرے - کیونکہ ایسی فوجوں کو جیسی فوراً دستیاب ہو سکتی ہیں - موجودہ حالات کے مطابق لڑائی کا بہت کافی تجربہ ہے - یہودی ایجنسی کے صدر مقام کو اڑا دینے کا واقعہ محض ایک انتقامی کارروائی نہیں تھی - بلکہ حقیقت میں یہ ایک اہم فوجی کارروائی تھی کہ جس کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے - کہ وہ جنگ شروع ہونے کا سب سے پہلا قدم تھا - دوسری طرف بعض لوگوں کا خیال ہے کہ کرنجی کا یہ منشا نہیں ہے کہ برطانوی انتداب ختم ہونے سے پیشتر ہی یہودی جدوجہد شروع کر دی جائے یہ نوٹ کیا گیا کہ جن علاقوں میں عربوں کے حملے سے یہ ڈر تھا - کہ یہ تمام یہودی دیہاتوں کو روند ڈالیں گے ان موقعوں پر برطانیہ نے مداخلت کی ہے - کہ بعض لوگوں کی طرف سے یہ رائے زنی کی گئی ہے کہ اس طرح برطانیہ اپنی غیر جانبداری کی پالیسی کو توڑ رہا ہے - تو سخت سے انصاف پسند لوگوں کا یہ خیال تھا - کہ یہ مداخلت ایک احتیاطی تدبیر تھی - کہ کہیں برطانیہ کے انتداب کے دوران میں حالات قابو سے باہر نہ ہو جائیں (اسٹار)

—ملبورن ۱۸ مارچ : ہندوستان نے روغنی تخموں کے باہر بھیجنے پر پابندی لگا دی ہے - اس وجہ سے آسٹریلیا میں روغنی تخموں کی کاشت بڑے پیمانہ پر کی جائے گی اس سلسلہ میں جو تجربات کئے گئے تھے - وہ کامیاب ثابت ہوئے ہیں اور آسٹریلیا کی تمام ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ۰ ہزار ایکڑ میں روغنی تخموں کی کاشت کی جائے گی - (اسٹار)

کشمیر کے متعلق امن کونسل کے چینی وفد کی طرف سے سمجھوتہ کی نئی تجاویز

ڈاکٹر سیانگ کی پیش کردہ قرارداد کا مسودہ

...ں ۱۸ مارچ ۔ آج رات
...شیر پر غور و خوض کرنے کیلئے
...ر کا اجلاس شروع ہوا ۔ تو کونسل کے صدر
...الیف سیانگ نے قرارداد کی شکل میں سمجھوتہ
...ز پیش کیں ۔ یہ ریزولیوشن بارہ دفعات پر
... ۔ اور تین حصوں میں منقسم ہوسکتا ہے پہلا
... ۱ تا ۲) ریاست میں امن وامان
...سے تعلق رکھتا ہے ۔ دوسرا حصہ (دفعہ ۳
...) استصواب رائے سے متعلق ہے ۔ تیسرا
...دفعہ ۱۰ تا ۱۲) عام امور پر مشتمل ہے

ریزولیوشن کی ابتدا

...ن کے ابتدائی جملوں میں واضح کیا گیا ہے کہ
...ستان اور پاکستان ریاستی الحاق کے آخری
...آزاد و غیر جانبدار رائے طلبی کے حق میں
...ضروری ہے ۔ کہ جموں وکشمیر میں جلد
...من بحال کیا جائے ۔ چنانچہ اس سلسلے میں
...ور ہندوستان سے سفارشی رنگ میں
...س مطالبات کئے گئے ہیں ۔

پاکستان سے مطالبات

...یں جو امن وامان بحال کرنے سے تعلق
... پاکستان سے سفارش کی گئی ۔ کہ وہ
...کشمیر سے قبائلی حملہ آوروں اور پاکستانی
...ں کو واپس بلانے کی پوری پوری کوشش کرے
...جن حملہ آوروں کو ریاست میں داخل
...دے ۔ اور انہیں اپنی حدود میں سے گزرنے
... اور نہ انہیں پاکستانی علاقے میں اڈے قائم
...سہولتیں مہیا کرے ۔ اور اسی طرح ان لوگوں کو

جو ریاست کے خلاف برسرپیکار ہیں ۔ فوجی اور دوسری قسم کی رسد مہیا کرنے سے مجتنب رہے ۔ (ج) تمام حملہ آوروں پر یہ واضح کرے ۔ کہ سمجھوتہ کی یہ شرائط بلاتفریق و امتیاز تمام ریاستی باشندوں کو اپنے خیالات کے اظہار کی پوری آزادی دیتی ہیں ۔ اور یہ کہ ان کے ماتحت وہ الحاق کے بارے میں جس کے حق میں چاہیں اپنے ووٹ کو آزادانہ طور پر استعمال کر سکتے ہیں چنانچہ ان کو جنگ ترک کر دینی چاہیئے ۔ اور امن بحال کرنے میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے ۔

حکومت ہند کا فرض

(الف) حکومت ہندوستان کشمیر وجموں سے اپنی ان افواج کو واپس بلانے کا انتظام کریگی ۔ جن کی ریاست میں دفاع اور حفاظت کے پیش نظر موجودگی ضروری نہیں (ب) نیز حکومت ہند باقی ماندہ افواج کو ایسے مقامات پر تعین کریگی ۔ کہ جس سے ریاستی باشندوں کو خوفزدہ کرنے یا طاقت کے بل بوتہ پر ناجائز دباؤ ڈالنے کا کوئی امکان نہ رہے

قرارداد کا دوسرا حصہ

قرارداد کے دوسرے حصہ میں جو دفعہ ۲ تا ۹ پر مشتمل ہے ۔ اور استصواب رائے کے انتظامات سے تعلق رکھتا ہے ۔ یہ واضح کیا گیا ہے ۔ کہ استصواب رائے کیلئے انڈین یونین ایسے محکمہ کا قیام عمل میں لائیگی ۔ جسے ریاست کے الحاق کے سوال پر رائے طلبی کرانے کا پورا اختیار ہوگا ۔ نیز (ا) استصواب رائے کے انعقاد کے لئے جو (؟) قائم کیا جائیگا ۔ اسکی امداد اور رہنمائی کیلئے اقوام متحدہ کا سیکرٹری جنرل ڈائرکٹرز نامزد کریگا ۔ (ب) یہ ڈائرکٹر ریاست جموں وکشمیر کے ہی افسران کے طور پر اپنا کام انجام دینگے ۔ اپنے ماتحت افسران نامزد کرنے کا انہیں اختیار ہوگا ۔ اور یہی استصواب رائے کے انتظامات کیلئے قواعد وضوابط کا مسودہ تیار کرینگے ۔ یہ نامزدگیاں اور قواعد وضوابط رسمی طور پر ریاست جموں وکشمیر کیطرف سے ہی نافذ العمل قرار پائینگے (ج) مذکورہ کمیٹی یا ڈائرکٹر اور اسسٹنٹ ڈائرکٹران کی ملازمت کے شرائط وغیرہ کا تصفیہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اور ہندوستان کے نمائندوں کے درمیان باہمی گفت وشنید سے طے ہوگا ۔

ریزولیوشن میں حکومت ہند کا یہ بھی فرض قرار دیا گیا ہے کہ وہ اس بات کا خاص خیال رکھیگی ۔ کہ رائے دہندگان پر کسی قسم کا دباؤ نہ ڈالا جاسکے ۔ اور نہ انہیں دوران استصواب رائے میں کسی طریق پر مرعوب کیا جاسکے ۔ ایک بین الاقوامی پابندی اور فرض کے طور پر اسکی ادائیگی ضروری ہوگی اور جموں وکشمیر کے تمام پبلک افسران پر اسکی اہمیت اچھی طرح واضح کی جائیگی ۔ حکومت ہندوستان خود بھی اور حکومت جموں وکشمیر کی وساطت سے بھی تمام متعلقہ افراد پر یہ واضح کریگی کہ وہ بلا تفریق و امتیاز مذہب وملت اپنے خیالات کے اظہار میں بالکل آزاد ہونگے ۔ اور الحاق کے سوال پر نہایت آزادی سے اپنے ووٹ کو استعمال کر سکیں گے ۔ حکومت ہند خود بھی ہر ممکن کوشش کریگی ۔ اور ریاست کی حکومت سے بھی یہ درخواست کریگی ۔ کہ وہ ہر ممکن کوشش عمل میں لائے تا جو ریاست کے اصل باشندے نہیں ہیں ۔ اور غیر قانونی طور پر ۱۵ اگست کے بعد وہاں جا داخل ہوئے ہیں ۔ واپس چلے جائیں ۔ نیز حکومت ہندوستان ریاست کی حکومت پر زور دیگی ۔ کہ وہ ہر ممکن اقدام سے یہ اطمینان دلائے ۔ کہ (ا) ریاست کے ان تمام باشندوں جو فسادات کی وجہ سے ریاست چھوڑنے پر مجبور ہوئے ہیں ۔ واپس بلایا جائے گا ۔ اور اپنے گھروں میں واپس آکر آباد ہونے میں ان پر کوئی روک نہ ہوگی اور انہیں تمام شہری حقوق حاصل ہونگے (ب) کسی کو ملزم نہیں گردانا جائیگا اور نہ کوئی پکڑ دھکڑ ہوگی ۔ (ج) تمام سیاسی قیدی رہا کر دئے جائینگے (د) ریاست کے تمام علاقوں میں اقلیتوں کی پوری پوری حفاظت کی جائیگی ۔

غیر جانبداری کی تصدیق

سلامتی کونسل کا وہ کمیشن جو ۲۰ جنوری ۱۹۴۸ء کے ریزولیوشن کے ماتحت مقرر کیا جائیگا ۔ استصواب رائے کے اختتام پر کونسل کے سامنے اس بات کی تصدیق کریگا ۔ . . . . .

. . . .

کہ آیا استصواب رائے حقیقی معنوں میں آزاد اور غیر جانبدار طریق پر کیا گیا ہے یا نہیں ۔

قرارداد کا تیسرا حصہ

ریزولیوشن کے تیسرے حصہ میں انڈین یونین کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ کشمیر کی عبوری حکومت کی تشکیل کے وقت ریاست کی تمام سیاسی پارٹیوں کی نمائندگی کا خیال رکھے نیز اس بات کی نگہداشت کرے ۔ کہ ریاستی حکومت اس سمجھوتہ کی وجہ سے عائد ہونیوالی بین الاقوامی پابندیوں کو نبھاتی رہے (رائٹر)

امن کونسل میں سر ظفر اللہ خاں کی تقریر بقیہ از صفحہ اول

...ندوستان کو چاہیئے ۔ کہ وہ ریاست میں ایک
...ی کا قیام عمل میں لائے ۔ جس میں اقوام
...نامزد کردہ چھ افسران بھی شامل ہوں ۔
...ہندوستان کی حکومت وعدہ کرے ۔ کہ وہ
...ستصواب رائے میں رائے دہندگان پر
... دباؤ نہ پڑنے دیگی ۔
...وہ لوگ جو کشمیر سے بھاگ گئے ہیں ۔ انہیں واپس
...جائے ۔ ششم :۔ تمام سیاسی پارٹیوں کو
...دینے کے لئے شیخ عبداللہ کی حکومت میں
...ب کی جائے ۔
...ند کی طرف سے اس قرارداد کو پیش کرنے
...سیانگ نے کہا ۔ یہ قرارداد طرفین کے
...ں سے گفت وشنید کرنے اور دیگر ممبران
...مشورہ حاصل کرنے کے بعد تیار کی گئی ہے
...یوں کو اس بات پر افسوس ہے کہ ان کے
...میر کے بارے میں جھگڑا پیدا ہوا ۔ اور
...یں اس جھگڑے کو امن کونسل کے سامنے
...نا پڑا ۔ دونوں کی یہ دلی خواہش ہے ۔
... بعد پھر امن اور یگانگت ... ربط
... چنانچہ میں نے قرارداد کا مسودہ تیار
...ت اور ... کے پیش ... جذبہ کو

خاص طور پر ملحوظ رکھا ہے ۔

سر ظفر اللہ خاں کی تقریر

پاکستان وفد کے قائد چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں نے ڈاکٹر سیانگ کے بعد تقریر کرتے ہوئے فرمایا ۔ میں ابھی قرارداد کا بغور مطالعہ نہیں کر سکا ۔ البتہ میں سخت حیران ہوں ۔ کہ اگر آپ پر یہی اثر ہے ۔ کہ میری حکومت ایسی تجاویز کو منظور کر سکتی ہے ۔ تو پھر میں تو یہی سمجھونگا کہ میں اپنی حکومت کے نظریہ کو واضح کرنے میں ناکام رہا ہوں ۔ لیکن میں سردست بغیر مشورہ کئے اپنی حکومت کی طرف سے کچھ نہیں کہہ سکتا ۔ مجھے اس بات میں یقیناً شبہ ہے ۔ کہ میری حکومت ان تجاویز کو منظور کریگی ۔

ہندوستانی فوجیوں کے مظالم

ریزولیوشن کی اس تجویز کا ذکر کرتے ہوئے کہ خاص خاص مقامات پر ہندوستانی فوجیں متعین رہینگی ۔ آپ نے فرمایا اس بارے میں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہی فوجیں ریاستی باشندوں کے بیشتر حصہ کے خلاف لڑتی رہی ہیں ۔ اور اس وقت بھی برسرپیکار ہیں ۔ تقریر کے دوران میں آپ نے چوہدری غلام عباس کے ایک بیان کا بھی حوالہ دیتے ہوئے کونسل پر واضح کیا ۔ کہ ہندوستانی فوجوں نے کشمیر میں قتل وغارت اور لوٹ مار کا بازار گرم کر رکھا ہے ۔ اندریں صورت انہی فوجوں کی موجودگی میں آزاد اور منصفانہ استصواب رائے کی امید لگانا ناممکن کو ممکن سمجھنے کے مترادف ہے ۔

وعدہ خلافی

اور پھر یہ امر بھی قابل غور ہے کہ ہندوستان نے گزشتہ سال اعلان کیا تھا ۔ کہ اس کی فوجیں کشمیر میں قبائلیوں کو نکالنے جا رہی ہیں ۔ اور یہ وعدہ کیا تھا ۔ کہ اس مقصد کے پورا ہو جانے کے فوراً بعد فوجیں واپس بلا لی جائیں گی ۔ اور اس وقت جو خط وکتابت ہوئی تھی ۔ اس میں حکومت ہند نے صاف اور واضح طور پر یہ تسلیم کیا تھا ۔ کہ فوجیں صرف اس وقت تک ہی ریاست میں رہینگی ۔ جبتک کہ استصواب رائے کا انتظام نہیں ہو جاتا ۔

رائے دہندگان پر ناجائز دباؤ

ظفر اللہ خاں نے تقریر کے دوران میں بتایا کہ ان تجاویز کی موجودگی میں ایک آزاد اور غیر جانبدار استصواب رائے کے قیام کا کوئی امکان نہیں ہے یہ تو ممکن ہے کہ اقوام متحدہ کا کمیشن بیرونی دباؤ کو محسوس کر لے لیکن رائے دہندگان پر جو اندرونی دباؤ ڈالا جاسکتا ہے ۔ اس کا کمیشن کو کیونکر علم ہوسکیگا ۔ یقیناً کمیشن اس قسم کے ناجائز دباؤ کا سدباب نہیں کر سکتا اسلئے کہ یہ اس کی طاقت سے باہر ہے ۔

شیخ عبداللہ کی غیر جانبداری ؟

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا شیخ عبداللہ نے حال ہی میں جو اعلان کیا تھا ۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے ۔ کہ کس حد تک انہیں غیر جانبدار قرار دیا جاسکتا ہے ۔ ہندوستان واپس لوٹنے کے بعد ۱۶ مارچ کو شیخ عبداللہ نے ایک بیان میں کہا ہم موت قبول کر لینگے لیکن پاکستان میں کبھی شامل نہ ہونگے اسی طرح اگرچہ شیخ عبداللہ نے اپنی کابینہ میں تمام پارٹیوں کے نمائندوں کو شامل کرنے کا ارادہ ظاہر کیا لیکن ساتھ یہ شرط بھی لگا دی کہ انہیں پہلے نیشنل کانفرنس کیساتھ عہد وفاداری باندھنا ہوگا کیسا عجیب و غریب اعلان ہے ایک طرف تمام سیاسی پارٹیوں کو حکومت میں نمائندگی دینے کیلئے تیار ہیں دوسری طرف انہیں اپنی پارٹی کیساتھ وفاداری پر مجبور کرنا چاہتے ہیں ۔ شیخ عبداللہ نے ابھی تک مسلم کانفرنس کے تمام زیر حراست افراد کو رہا بھی نہیں کیا ہے بلکہ برخلاف اسکے یہ اعلان کیا ہے کہ ان لوگوں کو گرفتار کیا جائیگا ۔ جن پر بیرونی حکومت کے ففتھ کالم ہونیکا شبہ ہے ۔ سر ظفر اللہ خاں نے زور دیا کہ ظاہر ہے کہ ففتھ کالم یہاں مراد وہ لوگ ہیں ۔ جو ریاست کا پاکستان کے ساتھ الحاق چاہتے ہیں (باقی صفحہ ۲ پر)